سوال

ئانے وا(738)ل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کا شادی کی تقریبات اور عید میلاد کی محفلوں میں جانے کا کیا حکم ہے؟

ہ‍عت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، جیسا کہ مذکورہ اجتماعات میں ایسی گانے والیاں ہوتی ہیں جو گا گا کر لوگوں کو جگاتی ہیں۔ کیا کسی عورت کا اس میں دلہن یا دلہن کے گھر والوں کی عزت افزائی کے لیے، نہ کہ گانے والی کو سننے کے لیے، حاضر ہونا حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قریبات منکرات، مثلاً: مردوزن کے اختلاط اور فحش وعریاں گانوں سے پاک ہوں یا جب عورت وہاں جائے تو منکرات کو ختم کر سکے تو خوشی کی محفل میں شریک ہونا۔ اس کے لیے جائز ہے بلکہ اگر وہاں منکرات کی گرم بازاری ہو اور وہ ان کو ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہو تو وہاں جانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور اگر

وَذَرِ الَّذينَ اتَّخَذوا دينَهُم لَعِبًا وَلَهوًا وَغَرَّتهُمُ الحَيوٰةُ الدُّنيا وَذَكِّر بِهِ أَن تُبسَلَ نَفسٌ بِما كَسَبَت لَيسَ لَها مِن دونِ اللَّهِ وَلِىٌّ وَلا شَفيعٌ وَإِن تَعدِل كُلَّ عَدلٍ لا يُؤخَذ مِنها أُولـٰئِكَ الَّذينَ أُبسِلوا بِما كَسَبوا لَهُم شَرابٌ مِن حَميمٍ وَعَذابٌ أَليمٌ بِما كانوا يَكفُرونَ ٧٠... سورة الانعام

بالکل کنارہ کش رہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) نہ پھنس جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا

اللہ عزوجل کے فرمان کی وجہ سے:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولـٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦... سورة لقمان

ل ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے"

وولعب کی مذمت میں آنے والی احادیث بہت زیادہ ہیں۔ رہا محفل میلاد میں جانا تو کسی مسلمان مرد اور عورت کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بدعت ہے، ہاں، مگر یہ کہ اس میں جانے کا مقصد اس کے انکار اور اس سلسلے میں اللہ کے حکم کی وضاحت کرنا ہو۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 654

محدث فتویٰ